

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نظرات

اس ماہ کا شمارہ جس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت لاکھوں آدمی حج کے فرایض، واجبات، سنن اور نوافل ادا کر رہے ہیں۔ یعنی زمین کے ہر دور و نزدیک سے شمع توحید کے پروانے ایک جگہ جمع ہو کر زبانِ قال و حال سے اس کا اقرار کر رہے ہیں کہ نہ صرف خالق کائنات خدائے واحد ایک، واحد اور لاشریک ہے بلکہ اس کے پیدا کئے ہوئے سارے ہی انسان ایک، اور بالکلیہ ایک ہیں۔ ان میں جائے بود و ماند، زبان رهن سہن کے انداز، نسب و نسل، خوش حالی اور غربت یا کسی مصنوعی ذریعہ سے کوئی تفریق پیدا کر کے پھر اس تفریق کی بنیاد پر تنظیم ملی نہیں پیدا کی جانی چاہئے۔ اگر انسانوں نے اپنی بے بصری اور کوتاہ اندیشی کی وجہ سے ایسی تفریقیں پیدا کر لی ہیں، اور اس پر قومیت کی بنیادیں قائم کی ہیں تو یہ اور صرف یہی چیز بدامنی اور بے اطمینانی کا سبب ہے۔ دنیا کو چین اور سکون اور اللہ کی مخلوق کو امن و اطمینان اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ دنیا کفر کے اس دوہری ظلمت سے باہر نہ نکلے۔ اس وقت دنیا کے یہ لاکھوں انسان اپنے دادا حضرت آدم علیہ السلام کے میدانِ عرفات میں، یکساں لباس میں ملبوس ہو کر آسمان و زمین کے خالق کے حضور میں قولا و عملا اس کا اقرار کر رہے ہیں کہ معبود کی توحید اور عبد کی وحدت و مساوات، دونوں ہمارا ایمان ہیں۔ ملکوں، صوبوں، ضلعوں بلکہ تحصیلوں اور دیہاتوں تک میں انتظامات الگ الگ ہو سکتے ہیں اور ہوا ہی کرتے ہیں لیکن یہ تسمیہ محض انتظامی اور رفاہی ہیں۔ ان کو کسی قلبی تعلق اور ملت کی تعمیر کی بنیاد نہیں سمجھنا چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی شاہ پرستی کے مقابلہ میں ایسی ہی ملت کی بنیاد رکھی تھی۔ اور ان تمام لوگوں کو جو توحید خالق اور توحید مخلوق دونوں پر ایمان رکھتے ہوں، کافروں، آفتاب پرستوں، بادشاہ پرستوں، نسل پرستوں اور زمین پرستوں سے الگ کر کے ایک علیحدہ ملت قرار دیا تھا۔ اسی ملت کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر الملل (بہترین ملت) فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد مبارک سے آج تک ہزارہا سال سے لاکھوں آدمی ہر سال اس کا اقرار حج و زیارت میں کرتے ہیں۔ اور نہ صرف اقرار کرتے ہیں بلکہ بار بار تلبیہ پڑھ کر بہ آواز بلند خداوند تعالیٰ سے یہ وعدہ بھی کرتے ہیں کہ ان اصول پر ملت کے قیام کی خدمت کے لئے ہم حاضر ہیں، تیار ہیں، اور اس کام میں کبھی کوتاہی نہیں کریں گے۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ ہم سب اس کا اقرار کرتے ہیں لیکن شاید اللہ تعالیٰ سے جھوٹا ہی وعدہ بھی کرتے ہیں کیونکہ ہم اس کے بعد بھی نسل، وطن، زبان، اور دوسری کمزور بنیادوں پر قومیتوں کا پرچار کرنے سے باز نہیں آتے۔ کاش کہ ہم یہ سمجھتے کہ ہم اس طرح اس خدا کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں جو دلوں کے حال سے بھی باخبر ہے۔ اے کاش کہ ہم حج سے صحیح فائدہ اٹھاتے۔ پھر۔ ع

کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

— — —

اس سال حج کے بعد ہی لاہور میں اسلامی سربراہوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔

اپریل ۱۹۳۸ء کا واقعہ ہے کہ شہید حسن البناء مرحوم نے قاہرہ کے محلہ الحلمیة الجديدة میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ ”ہم لوگ جب تک اسلام اسلام کہتے رہے دنیا میں معزز رہے اور جب سے عرب عرب کہنا

•

شروع کیا۔ ذلیل سے ذلیل تر ہوتے گئے،۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ انگریز، امریکی اور روسی تینوں اس بات پر اتفاق کر چکے تھے کہ فلسطین میں یہودیوں کی حکومت قائم کردی جائے۔ لیکن ابھی اس منحوس حکومت کے قیام کو ایک ماہ کی مدت اور باقی تھی،

اس کے بعد کیا کیا ہوا، اور کیا ہو رہا ہے، اس سے کون واقف نہیں۔ ایک صاحب ایمان کی زبان سے نکلا ہوا جملہ کتنا سچا ثابت ہو رہا ہے۔ پھر حال یہ بھی غنیمت ہے کہ۔

ع دکھ دیا اتنا بتوں نے کہ خدا یاد آیا

توہ کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا ہے۔

آج بھی ہو جو براہیم کا ایمان پیدا

آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

ہم بارگہ رب العزت میں دست بہ دعا ہیں کہ وہ ہمیں، ہمارے زعماء کو، ہمارے قائدین اور امراء و ملوک کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اللہ تعالیٰ کی رضاء شامل ہو۔

اللہم وقتنا بما ہو رضاءك

— — — —

پچھلے دنوں عالم اسلامی کے دو مشہور عالم، مفکر اور صاحب ایمان قائد ہم سے جدا ہو کر جوار رحمت میں جاگزیں ہوئے۔ ہمیں غم ہے کہ وہ ہم سے چھوٹ گئے۔ اوز ہم اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں کہ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

(۱) ۷ نومبر ۱۹۷۳ء کو قاہرہ میں عالم اسلامی کے بہت بڑے مفکر عالم باعمل اور مخلص قائد شیخ حسن اسمعیل الہضیبی نے وفات پائی، مرحوم

مخالص اسلامی فکر و عمل کے بزرگ تھے۔ اور اخوان المسلمین کے بانیوں میں
 ان کا شمار تھا۔ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

(۲) دسمبر کو جوگجا کرتا (انڈونیشیا) میں ڈاکٹر عبدالقادر
 مذکر کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم مسلم یونیورسٹی جوگجا کرتا کے صدر تھے۔
 اسلامی حلقوں اور عربی زبان کے ممتاز ماہر تھے۔ اتحاد اسلامی کے عظیم المرتبت
 نقیب تھے۔ ۱۹۳۱ء میں جب کہ یہ قاہرہ میں زیر تعلیم تھے، انہوں نے
 بیت المقدس میں منعقد ہونے والی مسلم کانفرنس میں شرکت کی تھی، خدا ان
 پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

تصحیح :- رسالہ فکرونظر بابتہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں ص ۳۷۳ پر کتاب
 اخبار الامویین کے محقق کا مکمل نام درج ہونے سے رہ گیا ہے،
 شبہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی غیر مسلم مستشرق ہوگا۔ اس لئے یہ
 تصحیح کی جاتی ہے کہ ان کا نام ڈاکٹر محمد فواد سیزگین ہے
 جو جامعہ استنبول کے ممتاز پروفیسر اور بین الاقوامی شہرت رکھنے
 والے ایک عالم ہیں۔

